AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

THE REALITY OF FAQR IN THE LIGHT OF IQBAL'S THOUGHT

فکرِ اقبال کی روشنی میں فقر کی حقیقت

Sajida Fazal
MPhil Urdu Scholar, Superior University, Faisalabad.
Dr. Mubshar Saeed Bajwa
Head, Department of Urdu, Superior University, Faisalabad

Abstract:
Iqbal's concept of Faqr (spiritual poverty) is deeply rooted in the Qur'an and Sunnah, distinguishing between worldly deprivation and spiritual self-sufficiency. True Faqr empowers a believer with self-reliance, inner strength, and divine connection, making it the foundation of Mard-e-Momin (True Believer). Iqbal rejects monasticism and passive asceticism, presenting Faqr as an active force that leads to leadership, self-dignity, and revival of Islamic values. He contrasts spiritual sovereignty with materialistic rulers, emphasizing that true power lies not in wealth but in unwavering faith and self-mastery. Through his poetry, Iqbal calls for a return to Faqr as a means to regain Muslim strength and identity.

Keywords:
Iqbal's Concept of Faqr, Spiritual Poverty vs. Materialism, Faqr in the Qur'an and Sunnah, Mard-e-Momin and Divine Connection, Rejection of Monasticism

فکرِ اقبال قرآن سے ماخوذ ہے۔ کلامِ اقبال میں جتنے بھی موضوعات کا ذکر ہے۔ اس کی اصل قرآن و سنت ہے۔ کلامِ اقبال میں "فقر" بھی قرآن و سنت سے ماخوذ ہے۔ فقیری دو طرح کی ہوتی ہیں۔ ایک دنیاوی اغراض کے لیے جس کا نام گداگری ہے۔ دوسری خودی کی تعمیر و استحکام کے لیے۔

اظہر اللغات میں "فقر" سے مراد ہے:

"فقیر، فقیری، درویشی، محتاجی، تنگدستی، مفلسی۔"(1)

لغوی معنوں میں "فقر" سے مراد تنگ دستی، غریبی اور مفلسی ہے لہٰذا فقیر وہ شخص ٹھہرا جو غریب، تنگدست اور مفلس ہو۔ قرآن کریم میں بھی کلمات فقر، فقیر بارہا آئے ہیں۔ قرآن و سنت میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ(2)

"شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور بڑی بدی کا حکم دیتا ہے۔"

سورہ محمدؐ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ(3)

"اے میرے پروردگار! تو جو رحمت بھی مجھے دے دے میں اس کا محتاج ہوں۔"

سورۃ فاطر میں ارشاد ہوتا ہے:

یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ ۚ وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ(4)

"اے لوگو! تمہی اللہ کے محتاج ہو، اللہ تو بے نیاز ہے اور جملہ خوبیوں کا مالک ہے۔"

حضور ﷺ نے "فقر" کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ فقر کفر سے دور نہیں کیونکہ عالمِ تنگ دستی اور افلاس میں آدمی کے فکری اور عملی طور پر بے راہرو ہو جانے کا بڑا قریبی امکان ہے۔ لیکن حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے "الفقر فخری" یعنی فقر میرے لیے وجہ افتخار ہے۔ اس سے یہ بات ثابت

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ہوتی ہے کہ حضور ایسے فقر کو پسند نہیں کر سکتے تھے جس کے ڈانڈے کفر سے مل رہے ہوں۔ چنانچہ اس فقیر کو مفہوم یہ ہے کہ آپ نے تمول اور عیش و آسائش کی روش کو ناپسند فرمایا اور اس کے مقابل درویشانہ زندگی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا۔ اس لیے آپ ﷺ نے کبھی دولت جمع نہ کی اور جو کچھ گھر میں ہوا ایثار کی نذر کر دیا۔ اس طرح سے سے ظاہر ہوا کہ فقر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک جو ناساعد کی عنایت سے آدمی پر بلا کی طرح مسلط ہو جائے اور دوسرا جسے آدمی جملہ اسبابِ تمول مہیا ہونے کے باوصف اپنی خوشی اور رضا سے اس کا انتخاب کرے۔ "فقر" کے بارے میں حضرت علی کا ارشاد ہے کہ "خدا اپنی مخلوق کے لیے فقر کو انعام بھی بنا دیتا ہے اور سزا بھی، اس کی انتہائی صورت میں آدمی خوش خلق اور خدا ترس ہو جاتا ہے وہ اپنی حالت کی شکایت کسی سے نہیں کرتا، اس کے برعکس خدا کا شکر گزار رہتا ہے، جس نے اسے فقر سے نوازا مگر دوسری طرف اس کی سزائی صورت میں آدمی بد خلق ہو جاتا ہے۔ خدا کی نافرمانی کرتا ہے اپنے احوال کی اکثر شکایت کرتا ہے اور قضا سے برہم رہتا ہے۔" اقبال کے ہاں "فقر" بھی قرآن اور حضور ﷺ کے فرمان سے ماخوذ ہے۔

علامہ اقبال نے اپنی شاعری کے ذریعے جن اسلامی اقدار کو اجاگر کیا اور جن ابدی حقیقتوں پر اپنی فکر کی بنیاد رکھی ان میں فقر کو اولیت حاصل ہے۔ فقر ایک مومن کے سر کا تاج اور اس کی معراج ہے۔ اس کے بغیر ایک کھرے اور سچے مسلمان کا تصور بے معنی ہے۔ دیکھا جائے تو ایک کلمہ گو کی تعلیم کا پہلا زینہ ہی یہی ہے اور یہی وہ زینہ ہے جس سے شہر مدینہ تک پہنچا جا سکتا ہے اور جب کسی مسلمان میں فقر کی شان پیدا ہوتی ہے تو اس کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ، اس کی گفتار اور اس کے ارادے اللہ کے ارادوں کا روپ دھار لیتے ہیں۔

کلامِ اقبال کا گہرائی سے مطالعہ کرنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ فقر دراصل ایک مزاج کا نام ہے جس شخص کا دل بے نیاز و غنی ہوتا ہے۔ وہی شخص دلوں پر راج کرتا ہے۔ پروفیسر محمد منور لکھتے ہیں:

> "فقر کی منزل تک پہنچنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں، مگر امت کو بے لوث اہل عزم و ہمت اور اصحاب علم و بصیرت کی بہر حال ضرورت ہے۔"(5)

دورِ حاضر کا مسلمان مادیت پسندی میں الجھا ہوا ہے۔ وہ اپنی اصل سے دور ہو چکا ہے۔ ایسے میں "الفقر فخری" پر ایمان ہی میں کامیابی دنیا و دین ہے۔ اگر ایک مسلمان واقعی مومن ہے تو غریبی میں بھی اُس کا دل شہنشاہ کی طرح سخی ہے:

کافر ہے مسلمان ، تو نہ شاہی ، نہ فقیری

مومن ہے تو کرتا ہے فقیری میں بھی شاہی(6)

مردِ مومن کے سامنے نہ تو سکندر کے تخت و تاج کی کوئی اہمیت ہے نہ کسی اور بادشاہ کی شان سے وہ متاثر ہوتا ہے بلکہ اُس کے نزدیک تو ایسی شہنشاہیت جو خراج کی محتاج ہو اُس قیصری کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

نگاہِ فقر میں شانِ سکندری کیا ہے؟

خراج کی جو گدا ہو وہ قیصری کیا ہے؟(7)

اقبال کے نزدیک دارا اور سکندر جیسے بادشاہوں کی نسبت تو اس مردِ فقیر کا درجہ بلند ہے جس کی فقیری میں حضرت علی جیسا استغنیٰ، قناعت اور سخاوت موجود ہو:

دارا و سکندر سے وہ مردِ فقیر اولیٰ

ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللّٰہی(8)

اقبال علم اور فقر کا تقابل کرتے ہوئے دونوں کے مقاصد واضح کرتے ہیں۔ علم کا مقصد صرف عقل و خرد تک محدود ہے۔ جب کہ فقر تو سرداراں کا سردار ہے۔ بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور فقر دل و نگاہ کی پاکیزگی کا نام ہے:

فقر کے ہیں معجزات، تاج و سریر و سپاہ!
فقر ہے میروں کا میر ، فقر ہے شاہوں کا شاہ
علم کا مقصود ہے پاکیِ عقل و خرد!

فقر کا مقصود ہے عفتِ قلب و نگاہ(9)

عقل اور عشق کے موازنے میں اقبال عشق کو اہمیت دیتے ہیں۔ اسی طرح علم اور فقر میں سے فقر کی شان کو بلند قرار دیتے ہیں:

علم فقیہ و حکیم ، فقر مسیح و کلیمؑ
علم ہے جو یائے راہ ، فقر ہے دانائے راہ
فقر مقام نظر ، علم مقام خبر!

فقر میں مستی ثواب ، علم میں مستی گناہ(10)

لیکن اقبال ایسے فقر کے خلاف ہیں جو صرف بے دولتی ورنجوری کا نام ہے۔

میں ایسے فقر سے اے اہلِ حلقہ باز آیا

تمہارا فقر ہے بے دولتی و رنجوری(11)

اقبال سمجھتے ہیں کہ ایسے فقر سے دوری ہی بہتر ہے۔ فارسی اشعار میں "فقر" اور "رہبانی" کے درمیان جو حدِ فاصل قائم کرتے ہیں:

فقر جوع و رقص و عریانی کجا است

فقر سلطانی است ، رہبانی کجا است(12)

"فقر بھوکے رقص ہے اور عریانی کچھ اور ہے۔ فقر سلطانی ہے اور رہبانی کچھ اور ہے۔"

اقبال جو اپنی قوم کے نباض تھے یہ جانتے تھے کہ وہ مسلمان جن کی ہیبت سے پہاڑ بھی رائی کی صورت اختیار کر جاتے تھے۔ آج کتنے کمزور ہو چکے ہیں۔ ان کے دلوں سے جذبہ حریت ناپید ہو چکا ہے وہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے جا چکے ہیں۔ یہی وہ المیہ ہے جس کا اظہار "بانگِ درا" کی نظم بعنوان

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

”خطاب بہ جوانانِ اسلام“ میں آنسوؤں کی برسات کے ساتھ کرتے ہیں۔ اقبال کے ہاں فقر قرآن سے ماخوذ ہے۔ ”جاوید نامہ“ میں فرماتے ہیں:

جز بقرآن ضیغمی روباہی است
فقر قرآن اصل شاہنشاہی است
فقر قرآں اختلاطِ ذکر و فکر
فکر را کامل ندیدم جز بذکر(13)

اقبال نے اپنے ان اشعار میں فقر کو دو چیزوں کا مرکب قرار دیا ہے یعنی ذکر اور فکر ہی کی بدولت انسان میں شان فقر پیدا ہوتی ہے۔ ذکر اور فکر ہی مسلمان کی زندگی کا اثاثہ ہے۔ ان دونوں کے ملاپ ہی سے مسلمان میں شان فقر پیدا ہوتی ہے اور اس کے سامنے شانِ سکندر کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ جب ایک مومن میں یہ شان پیدا ہوتی ہے تو وہ غیر معمولی طاقت کا مالک بن جاتا ہے۔ علامہ اقبال شانِ فقیری کو مسلمان کی زندگی کا مقصد اور نصب العین سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک شانِ فقر پیدا ہونے سے مسلمان کی عظمت اجاگر ہوتی ہے اور وہ دین و دنیا میں اپنا مقام پیدا کرتا ہے۔ اقبال کہتے ہیں کہ علم راہ دکھاتا ہے اور فقر راہ پہچانتا ہے۔ اس لیے وہ خودی کے ساتھ ساتھ فقر کو بھی مومن کے لیے ضروری قرار دیتے ہیں اور جب مسلمان یہ شانِ فقر کھو دیتا ہے تو دنیاوی بادشاہوں کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔ اس فقر کی بدولت ایک مومن کائنات پر حکمرانی کرتا ہے وہ خشکی اور تری پر چھا جاتا ہے۔ وہ ستاروں پر کمندیں ڈالتا ہے اور وہ اللہ ہی کے لیے جیتا ہے اور اللہ ہی کے لیے مرتا ہے۔ آدمی کے دل میں جب اللہ کی یہ شان بے نیازی پیدا ہو جائے تو اسے نہ تو تخت و تاج کی پرواہ ہوتی ہے اور نہ ہی لشکر و سپاہ کی۔ اس کی اپنی الگ دنیا ہوتی ہے:

نہ تخت و تاج میں ، نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے(14)

”بالِ جبریل“ میں ایک اور جگہ ”فقر“ کے بارے میں کہتے ہیں:

نہ مومن ملے نہ مومن کی امیری
رہا صوفی گئی روشن ضمیری
خدا سے پھر وہ قلب و نظر مانگ
نہیں ممکن امیری بے فقیری(15)

اقبال کے فارسی کلام میں بھی ”فقر“ کے بارے میں بہت سے اشعار ملتے ہیں۔ اقبال بھی اپنے آپ کو فقیر کہنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ اقبال اصلی فقر کے حصول پر جسے وہ فقر حجازی قرار دیتے ہیں، اکساتے ہیں اور جب اکساتے ہیں تو ساتھ شرط عائد کرتے ہیں۔
”ہمت ہے اگر“ وہ جانتے ہیں کہ یہ مقصود سہل الحصول نہیں، یہ بڑا ہی مشکل کام ہے اور اہلِ عزم و ہمت ہی سے بن پڑتا ہے۔ اقبال کے نزدیک ”فقیر“ اور ”راہبانیت“ دو الگ چیزیں ہیں۔ وہ فقر کو پسند کرتے ہیں لیکن راہبانیت کو ناپسند کرتے ہیں۔ ”فقر“ تک پہنچنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ اقبال ”فقر و راہبی“ کے عنوان سے اس فقر کو واضح کرتے ہیں:

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

کچھ اور چیز ہے شاید تیری مسلمانی!
تری نگاہ میں ہے ایک فقر و رہبانی
سکوں پرستی راہب سے فقر ہے بیزار
فقیر کا ہے سفینہ ہمیشہ طوفانی!
یہ فقر مرد مسلماں نے کھو دیا ہے جب سے

رہی نہ دولتِ سلمانی و سلیمانی(16)

مثنوی"پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق"میں"فقر"کے عنوان سے ایک طویل نظم ہے جس میں فقیر کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور پھر خود ہی جواب دیتے ہیں:

چیست فقر اے بندگانِ آب و گل
یک نگاہِ راہ بیں، یک زندہ دل
فقرکار خویش را سنجیدن است
بردو حرفِ لا الٰہ پیچیدن است
فقر خیبر گیر بانانِ شعیر
بستۂ فتراکِ او سلطان و میر
فقر ذوق و شوق و تسلیم و رضا است

ما امینیم ایں متاعِ مصطفیٰؐ است(17)

اقبال کہتے ہیں کہ اے دنیا کے غلاموں! جانتے ہو فقر کیا ہے؟ ایک نگاہ جو صحیح راستہ دیکھ لے۔ ایک دن جو اللہ کی محبت سے زندہ ہو۔ فقر نام اپنے محاسبے کا اور"لاالہ"اس سلسلے میں پیمانے کا کم دیتا ہے۔ فقر جَو کی روٹی کھا کر خیبر فتح کرنے کا نام ہے۔ دراصل فقر ذوق وشوق اور تسلیم ورضا کی منزل کا نام ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فقر حضور ﷺ کی متاع ہے اور ہم اس کے نگہبان ہیں۔ اقبال پھر سوال اُٹھاتے ہیں کہ فقر مومن کیا ہے؟

فقر مومن چیست؟ تسخیر جہات
بندہ از تاثیر او مولا صفات
فقرِ عریاں گرمئ بدر و حنین

فقرِ عریاں بانگِ تکبیر حسینؑ(18)

مومن کا فقر کائنات کو مسخر کرتا ہے اس کی تاثیر سے غلام بھی آقا بن جاتے ہیں۔ جب انسان فقر اختیار کرتا ہے تو بدر و حنین کے معرکوں کی گرمی اُس کے لیے زندگی بن جاتی ہے اور وہ حضرت امام حسینؑ کی طرح کربلا کے ریگ زار پر نعرہ تکبیر بلند کرتا ہے۔ نظم کے آخر میں اقبال خود سے سوال

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

کرتے ہیں:

من نہ ملا ، نے فقیہِ نکتہ ور

نے مرا از فقر و درویشی خبر(19)

اقبال کہتے ہیں کہ نہ تو ملا ہوں نہ فقیہہ حرم ہوں اور مجھے فقر و درویشی کی بھی خبر نہیں۔ میری پختگی میں بھی خامی ہے تاہم اللہ تعالیٰ نے مجھے پُر اضطراب دل دے کر سینکڑوں گروہوں میں سے ایک گرہ کھول دی ہے۔ اے مسلمان! تو میری تب و تاب سے اپنا حصہ لے لے کیونکہ میرے بعد کوئی مرد فقیر نہیں آئے گا۔

از تب و تا بم نصیبِ خود بگیر

بعد ازیں ناید چو من مردِ فقیر(20)

مسلمان امت کو بے لوث اہل عزم و ہمت اور اصحاب علم و بصیرت کی بہر حال شدید ضرورت ہے جو دوسروں کے لیے روشن مثال ہو۔ اس سلسلے میں اقبال اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔

اقبال کے نزدیک فقر ایک مزاج کا نام ہے اور وہ مزاج سر تا سر دل بے نیاز و غنی کی بخشش ہے۔ اس لیے اقبال ایسی تعلیم کے خواہاں ہیں جو انسان کی خودی کی نشوونما میں مدد دے جو فقر پیدا کرے ایسا فقر نہیں جو ہاتھوں میں کاسہ گدائی دے بلکہ ایسا فقر:

اک فقر سکھاتا ہے صیاد کو نخچیری
اک فقر سے کھلتے ہیں اسرارِ جہاں گیری
اک فقر سے قوموں میں مسکینی و دلگیری
اک فقر سے مٹی میں خاصیتِ اکسیری
اک فقر ہے شبیریؑ اس فقر میں میری

میراثِ مسلمانی سرمایہ شبیریؑ(21)

اقبال جانتے ہیں کہ فقر انسان کو اُس منزل پر پہنچا دیتا ہے جہاں وہ سب کچھ اپنی نگاہ سے دیکھ سکتا ہے۔ فقر انسان کو حقیقت شناس بنا دیتا ہے۔ علم انسان میں آگہی پیدا کرتا ہے جب کہ بصیرت فقر کی مرہونِ منت ہے اور جب خودی فقر کی سان پر چڑھتی ہے تو مرد واحد پوری فوج پر بھاری ہو جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دلوں کی زندگی فقر سے ہے اور شانِ فقر پیر کامل کی صحبت اختیار کرنے سے ہوتی ہے اور پھر ساری کائنات اُس کے تابع فرمان ہو جاتی ہے۔

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حوالہ جات

1۔ محمد امین بھٹی، اظہر اللغات، (مرتبہ)، لاہور: اظہر پبلشرز، س ن، ص:766

2۔ البقرہ:268

3۔ محمد:38

4۔ الفاطر:15

5۔ محمد منور، پروفیسر، ایقانِ اقبال، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، 1977ء، ص:215

6۔ محمد اقبال، علامہ، کلیاتِ اقبال (اردو)، لاہور: الفیصل ناشران و تاجران کتب، 1995ء، ص:262

7۔ ایضاً، ص:273

8۔ ایضاً، ص:280

9۔ ایضاً، ص:296

10۔ ایضاً، ص:296

11۔ ایضاً، ص:296

12۔ محمد اقبال، کلیاتِ اقبال (فارسی)، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، 1990ء، ص:661

13۔ ایضاً، ص:668

14۔ محمد اقبال، علامہ، کلیاتِ اقبال (اردو)، ص:289

15۔ ایضاً، ص:301

16۔ ایضاً، ص:425

17۔ محمد اقبال، کلیاتِ اقبال (فارسی)، ص:816

18۔ ایضاً، ص:818

19۔ ایضاً، ص:821

20۔ ایضاً، ص:821

21۔ محمد اقبال، علامہ، کلیاتِ اقبال (اردو)، ص:270

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

References:

Arshad, W., Maqsood, A., Zaidi, S. S., Haroon, M., Qadir, U. M., Sultana, U., Arshad, S., Haq, M. I. U., & Sanaullah, S. (2024). Kalam-e-Iqbal: Current requirements and our priorities. Retrieved from https://www.researchgate.net/publication/384326267_Kalam_E_Iqbal_Current_Requirements_And_Our_Priorities

Attaullah, M., Ovaisi, M. A., & Arshad, W. (2023). Indirect Contributions of Neocolonial Era on Urdu Language. *Makhz (Research Journal)*, *4*(3)

Awaisi, M. A., Attaullah, M., & Arshad, W. (2023). Modern Urdu Fiction and Sufism: An Analytical Study. *Makhz (Research Journal)*, *4*(4)

Bhatti, M. A. (n.d.). Azhar al-Lughat (Ed.). Lahore: Azhar Publishers, p. 766.

Iqbal, M. (Allama). (1990). Kulliyat-e-Iqbal (Persian). Lahore: Sheikh Ghulam Ali & Sons, p. 661.

Iqbal, M. (Allama). (1995). Kulliyat-e-Iqbal (Urdu). Lahore: Al-Faisal Publishers & Book Traders, p. 262.

Javed, J. I., Munawer, M., Ahsan, S., Ali, M. S., Qadir, M. H., Raheed, M., Mumtaz, S., & Arshad, W. (2023). Allama Iqbal and Maulana Abul Kalam Azad's thoughts and ideas about the existence and survival of the Islamic state: In the context of literary aspects. *PalArch's Journal of Archaeology of Egypt/Egyptology*, *20*(2), 1239-1250. Retrieved from https://www.researchgate.net/publication/384326781

Jawaid, A., Batool, M., Arshad, W., ul Haq, M. I., Kaur, P., & Sanaullah, S. (2025). AI AND ENGLISH LANGUAGE LEARNING OUTCOMES. *Contemporary Journal of Social Science Review*, *3*(1),

Jawaid, A., Khalil, A., Gohar, S., Kaur, P., Arshad, W., & Mukhtar, J. (2024). ENGLISH LANGUAGE LEARNING THEORIES AND DIGITAL TECHNOLOGIES OF 21ST CENTURY: A SYSTEMIC SCENARIO. *Journal of Applied Linguistics and TESOL (JALT)*, *7*(4)

Jawaid, A., Mukhtar, J., Mahnoor, D. P. K., Arshad, W., & ul Haq, M. I. (2025). ENGLISH LANGUAGE LEARNING OF CHALLENGING STUDENTS: A UNIVERSITY CASE. *Journal of Applied Linguistics and TESOL (JALT)*, *8*(1), 679-686.

Munawwar, M. (Prof.). (1977). Iqan-e-Iqbal. Lahore: Iqbal Academy Pakistan, p. 215.

Ovaisi, A., & Arshad, W. (2024). The Travalogue of Mahmood Nizami "NAZAR NAMA": Analytical Study. *Tahqeeq-o-Tajzia*, *2*(01)